124608 ـ سحری کا کھانا بند کرنے کا وقت اور اگر اذان ہو جائے تو کسی کے ہاتھ میں برتن ہو تو اس کا حکم

سوال

روزے کے لیے سحری کا کھانا بالتحدید کب بند کر دینا چاہیے، آیا مؤذن کے اللہ اکبر کہنے کے وقت یا اس میں کیا فیصلہ کیا ہے آیا اذان ہی فیصلہ کن وقت ہے ؟
اور اگر میرے ہاتھ میں پانی ہو اور پانی پینے کے دوران اذان شروع ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

روزے میں طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تك روزہ توڑنے والی اشیاء سے اجتناب کرنا واجب ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اب تمہیں ان (بیویوں) سے مباشرت کی اور اللہ تعالی کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تك روزے کو پورا کرو البقرۃ (187).

اور صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ:

" بلال رضی اللہ تعالی عنہ رات کو اذان دیا کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ اذان کہیں، کیونکہ وہ طلوع فجر کے وقت اذان کہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1919).

اس بنا پر جس کو مشاہدہ یا خبر کے ذریعہ طلوع فجر کا علم ہو جائے اس کے لیے کھانا پینا بند کر دینا لازم ہے.

اور جس نے اذن سن لی اس کے لیے بھی اذان سنتے ہی فورا کھانا پینا بند کرنا لازم ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر مؤذن اذان وقت پر دیتا ہے پہلے نہ دے.

بعض علماء کرام نے اس سے استثنی کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں کھانا ہو اور اذان شروع ہو جائے تو اس کے لیے اپنی ضرورت پوری کرنا اور پینا جائز ہے؛ کیونکہ ابو داود میں درج ذیل حدیث مروی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی شخص اذان سنے اور اس کے ہاتھ میں برتن ہو تو اسے اپنی حاجت پوری کیے بغیر برتن نہیں رکھنا چاہیے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2350) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے اور امام حاکم اور امام ذہبی اور عبد الحق اشبیلی نے بھی اسے صحیح کہا ہے، اور ابن حزم رحمہ اللہ نے اس کو حجت بنایا ہے " انتہی

اور جمہور علماء کرام نے اس کو اس پر محمول کیا ہے کہ یہ اس وقت ہے جب مؤذن وقت سے قبل اذان کہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (66202) کے جواب کا مطالعہ کریں.

آج کل اکثر مؤذن کلینڈروں پر اعتماد کرتے ہیں، رؤیت فجر پر نہیں، اور یہ فجر کے طلوع ہونے میں یقینی معتبر نہیں، چنانچہ جس نے اس وقت کھا پی لیا تو اس کا روزہ صحیح ہے، کیونکہ طلوع فجر کا یقین نہیں ہوا، اور اولی اور احتیاط اسی میں ہے کہ وہ اذان کے وقت روزہ توڑنے والی اشیاء سے رك جائے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی شخص اذان سن کر بھی کھاتا پیتا رہے تو اس کے روزے کا شرعی حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" مومن پر واجب اور ضروری ہے کہ جب واضح ہو جائے کہ طلوع فجر ہو چکی ہے اور اس کا روزہ فرضی مثلا رمضان یا نذر یا کفارہ کا ہو تو وہ روزہ توڑنے والی اشیاء سے رك جائے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تك روزے کو پورا کرو البقرة (187).

چنانچہ جب اذان سن لے اور اسے علم ہو جائے کہ یہ اذان طلوع فجر پر ہو رہی ہے تو اس کے لیے کھانا پینا بند کر دینا واجب ہے، اور اگر مؤذن طلوع فجر سے قبل اذان دیتا ہے تو اس پر کھانا پینا بند کرنا واجب نہیں، بلکہ اس کے طلوع فجر واضح ہونے تك کھانا پینا جائز ہے.

اور اگر وہ مؤذن کے حال کو نہیں جانتا کہ آیا اس نے طلوع فجر سے قبل اذان کہی ہے یا بعد میں تو اس میں اس کے لیے بہتر اور احتیاط اسی میں ہے کہ وہ اذان سنتے ہي کھانا پینا بند کر دے، ، اور اس کا اذان کے وقت کھانا پینا اسے کوئی نقصان نہیں دے گا کیونکہ اسے طلوع فجر کا علم ہی نہیں.

اور یہ معلوم ہے کہ جو لوگ شہر میں رہتے ہیں جہاں بجلی کی روشنی اور لائیٹیں جلتی ہیں وہاں بعینہ طلوع فجر کے وقت کا علم نہیں ہو سکتا، لیکن اسے احتیاطاً اذان اور کلینڈر جس میں طلوع فجر کے وقت کی تحدید کی گئی ہوتی ہے پر عمل کرنا چاہیے.

تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل ہو:

جس میں شك ہو اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جس میں شك نہیں "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی شبہات سے اجتناب کرتا ہے اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بھی محفوظ کر لیا "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

منقول از: فتاوی رمضان جمع و ترتیب اشرف عبد المقصود (201).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

انسان کھانا پینا کب بند کرے، آیا جیسا کہ کہتے ہیں کہ مؤذن لا الہ الا اللہ کہتا ہے ؟

اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اذان کے بعد پانی پیے لے تو کیا وہ اس شخص جیسا ہی ہوگا جو عصر کے بعد پانی پی لے یا کہ اس کا روزہ صحیح ہے ؟

بعض لوگ دلیل یہ دیتے ہیں کہ فجر چراغ کی طرح نہیں کہ وہ بہت جلد روشن ہو جاتی ہے، اس میں وسعت ہے لہذا اس کا حکم کیا ہے ؟

جب مؤذن طلوع فجر واضح ہو جانے کے بعد اذان کہتا ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم کھاؤ پیؤ حتی کہ ابن ام مکتوم اذن کہے، کیونکہ وہ طلوع فجر کے بعد اذان دیتا ہے "

اور جب مؤذن کہے کہ میں نے طلوع فجر دیکھتا ہوں اور جب تك طلوع فجر دیکھ نہ لوں تو اذان نہیں کہتا؛ تو انسان

اذان سنتے ہی کھانا پینا بند کر دے، مگر اس حالت میں کہ جس میں اسے رخصت دی گئی ہے، اور وہ یہ ہے کہ اگر اس کے ہاتھ میں برتن ہو تو اسے اپنی حاجت پوری کر لینی چاہیے، لیکن اگر اذان کلینڈر کے اوقات کے مطابق ہوتی ہو تو یہ اوقات حسی اور ظاہری اوقات کے ساتھ مربوط نہیں، لیکن ۔ اس وقت ہمارے پاس ام القری کلینڈر وغیرہ ۔ یہ سب حساب کے اعتبار سے ہے کیونکہ انہوں نے طلوع فجر کا مشاہدہ نہیں اور نہ ہی غروب شمس کا اور نہ ہی زوال کا اور نہ ہی عصر کے وقت کا " انتہی

ماخوذ از: اللقاء الشہری (1 / 214).

حاصل یہ ہوا کہ:

انسان کو چاہیے کہ اگر اسے علم ہو کہ مؤذن وقت پر دیتا ہے تو وہ اذان سنتے ہی کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے رك جائے، لیکن اگر اسے شك ہو تو وہ اپنے ہاتھ میں موجود پانی پینے پر ہی اکتفا کرے؛ کیونکہ یہ کہنا ممکن نہیں: کہ وہ طلوع فجر کا یقین ہونے تك کھاتا پیتا رہےگا، اور حالت یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا وسیلہ نہیں جس سے وہ طلوع فجر کا یقین کر سکے، کیونکہ شہر میں روشنی ہوتی ہے اور لوگ فجر صادق اور فجر کاذب میں فرق بھی نہیں کر سکتے.

واللہ اعلم .